ساغر اقبالی

آخری صفحہ

● ادب آداب، تکلفات اور حفظِ مراتب کے ذکر میں پولیس کا نام آنے پر قارئین ضرور چونکے ہوں گے۔ لیکن یہ حقیقت ہے اور ہم اس میں رتی بھر مبالغے سے کام نہیں لے رہے۔ اس کے ثبوت میں ہم وہ چند اعلانات یہاں درج کرتے ہیں جو ٹریفک پولیس والے ان دنوں شارع قائداعظم پر لاؤڈ سپیکر سے نشر کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ اس سے پتا چلے گا کہ چھوٹے بڑے کا لحاظ آج اگر کسی میں ہے تو وہ صرف پولیس میں ہے۔ ''نمونہ کلام'' درج ذیل ہے:

''نیلی ٹیوٹا والے صاحب! زحمت تو ہوگی مگر براہِ کرم اپنی گاڑی زیبرا کراسنگ سے ذرا پیچھے لے جائیں۔ اس سے ٹریفک میں دشواری پیش آرہی ہے۔ بہت نوازش شکریہ!''

''ویسپا والے صاحب! دائیں طرف مڑنے کی کوشش نہ کریں۔ پہلے مین روڈ کا ٹریفک گزرنے دیں۔ اتنی بے صبری کی ضرورت نہیں، شکریہ!''

''اوئے سائیکل والے! اندھا ہوگیا ہے، دیکھتا نہیں اشارہ بند ہے۔ یہ سڑک تیرے باپ کی نہیں ہے۔ دفع ہوجا، شکریہ!'' (''روزنِ دیوار سے''۔ عطاء الحق قاسمی)

● میں نے باغ میں دیکھا کہ ''پانی کی ماں'' بیٹھی رو رہی تھی۔ سوال کیا! کیوں رو رہی ہو؟'' بولی ''میرا بیٹا اس باغ میں آکر زمین میں جذب ہوگیا، اس کے فراق میں رو رہی ہوں۔'' میں نے پھولوں اور پھلوں کی ہری ہری ٹہنیاں اس کے آگے جھکا دیں اور کہا کہ ''دیکھ تیرا بیٹا خاک میں ملنے کے بعد اب پھولوں اور پھلوں میں ہے اور سبز پتیوں میں ہے'' پس انسان بھی جب تک اپنے آپ کو پانی کی طرح خاک میں نہیں ملاتا، پھلوں اور پھولوں کی صورت میں نمودار نہیں ہوسکتا۔

(روزنامچہ خواجہ حسن نظامی)

● احباب کی ایک محفل میں بحث چھڑی، کسی نے محمد علی جوہر سے کہا ''تم تین بھائی ہو، دو شاعر ہیں۔ ذوالفقار علی گوہر* محمد علی جوہرؔ اور شوکت علی؟'' محمد علی جوہرؔ نے تڑ سے جواب دیا۔ اُن کے لیے بہترین ہم قافیہ تخلص ''شوہر'' ہی ہوسکتا ہے۔ (مطائبات محمد علی)

*واضح رہے کہ ذوالفقار علی گوہر قادیانی تھا۔